36580 ـ خاوند نے تين طلاق كے الفاظ بولے اور قاضى نے ايك طلاق لكھى عدت ختم ہونے كے بعد رجوع كرنا چاہتا ہے

سوال

ميں نے اپنى بيوى كو تقريبا آٹھ برس قبل طلاق دى تھى اور جب شرعى قاضى نے طلاق لكھنے كے ليے طلب كيا تو ميں نے كہا: ميں اپنى بيوى فلاں بنت فلاں كو تين طلاق ديتا ہوں، اور ميں جو كچھ لكھا گيا ہے ميں اس كا ادراك ركھتا اور ايك پڑھا لكھا شخص ہوں.
ليكن جب اسٹام لكھنے كى بارى آئى تو كاتب نے ايك طلاق لكھى، اس ليے ميرى بيوى كو رجوع كى اميد پيدا ہو گئى اور اب تك اس نے شادى نہيں كى، اور اب ميں بھى اس سے رجوع كرنے كى رغبت ركھتا ہوں، اسى طرح اس كے خاندان والے بھى رغبت ركھتے ہيں.
ميرا سوال يہ ہے كہ آيا ميں اپنے ذمہ كى مخالفت كر كے اسٹام ميں لكھے ہوئے پر عمل كروں يا كہ ايسا نہ كروں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ايك ہى لفظ ميں تين طلاق دينے كے حكم ميں علماء كرام كا اختلاف پايا جاتا ہے مثلا كوئى كہے:

" اسے تين طلاق " تو اكثر علماء كرام كے ہاں اس سے تين طلاق واقع ہو جاتى ہيں، ليكن كچھ علماء كے ہاں صرف ايك ہى طلاق واقع ہوگى.

شيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ايك شخص نے اپنى بيوى كو ايك ہى كلمہ ميں تين طلاق دے ديں تو اس كا حكم كيا ہو گا ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" جب كوئى شخص اپنى بيوى كو ايك ہى كلمہ ميں تين طلاق دے مثلا وہ اسے كہے: تجھے تين طلاقيں " يا " تين طلاق والى " تو جمہور اہل علم كے ہاں يہ تين طلاق واقع ہو جائينگى، اور اس طرح وہ عورت اپنے خاوند كے ليے حرام ہو جائيگى حتى كہ وہ كسى دوسرے شخص سے نكاح رغبت كرے نہ كہ نكاح حلالہ اور وہ اس سے وطئ و جماع كرے اور پھر وہ طلاق دے دے يا فوت ہو جائے تو وہ پہلے خاوند كے ليے حلال ہو گى.

انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے عمل سے استدلال کیا ہے کہ انہوں نے تین طلاقوں کو جاری کر دیا تھا.

اور کچھ اہل اسے صرف ایك ہی طلاق شمار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسے عدت کے دوران رجوع کرنے کا حق حاصل ہے اور اگر عدت گزر جائے تو وہ نئے نکاح کے ساتھ حلال ہو جائیگی انہوں صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی درج ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے:

وہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارك میں اور ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت میں اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کے دو برس میں تین طلاق کو ایك طلاق ہی شمار کیا جاتا تھا.

چنانچہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: لوگوں نے ایسے معاملہ میں جلد بازی کرنا شروع کر دی ہے جس میں ان کے لیے تحمل و بردباری اور غور و فکر تھا، اس لیے اگر ہم اسے ان پر جاری کر دیں تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ان پر اسے جاری کر دیا "

اور مسلم شریف کی ایك روایت میں ہے:

" ابو صھباء نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے عرض کیا:

کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارك میں اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور خلافت میں اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کے دو برس تك تین کو ایك ہی شمار نہیں کیا جاتا رہا ؟

تو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: کیوں نہیں "

انہوں نے امام احمد کی جید سند کے ساتھ ابن عباس سے روایت کردہ درج ذیل حدیث سے بھی استدلال کیا ہے کہ:

" ابو رکانہ نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیں تو پریشان ہو گئے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کی بیوی واپس کر دی اور اسے ایك ہی طلاق شمار کیا "

انہوں نے اس اور اس سے پہلی حدیث کو ایك ہی کلمہ میں تین طلاق کو ایك ہی طلاق پر محمول کیا ہے تا کہ ان دونوں حدیثوں اور اللہ تعالی کے اس فرمان میں جمع کیا جا سکے:

طلاق دو بار ہے البقرۃ (229).

اور فرمان باری تعالی ہے:

پھر اگر وہ اس کو (تیسری بار) طلاق دے دے تو ا باس کے لیے حلال نہیں جب تك كہ وہ عورت اس كے علاوہ كسى دوسرے شخص سے نكاح نہ كر لے، پھر اگر وہ بھى اسے طلاق دے دے تو ان دونوں كو ميل جول كر لينے ميں كوئى گناہ نہيں، بشرطيكہ وہ جان ليں كہ اللہ كى حدود كو قائم ركھ سكيں گے يہ اللہ تعالى كى حدود ہيں جنہيں وہ جاننے والوں كے ليے بيان فرما رہا ہے البقرۃ (230).

صحيح روايت سے ثابت ہے كہ ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما كا قول يہى تھا، اور ايك روايت ميں اكثر كا قول بھى روايت كيا گيا ہے.

اور تين طلاق كو ايك طلاق شمار كرنے كا قول على بن ابى طالب اور عبد الرحمن بن عوف اور زبير بن عوام رضى اللہ تعالى عنہم سے بھى مروى ہے.

تابعين كى ايك جماعت اور سيرت نگار ابن اسحاق اور اكثر متاخر اور متقدم اہل كا قول يہى ہے، اور شيخ الاسلام ابن تيميہ اور ان كے شاگرد ابن قيم رحمہ اللہ نے يہى اختيار كيا ہے، اور ميں بھى يہى فتوى ديتا ہوں؛ كيونكہ اس ميں سارى نصوص پر عمل ہوتا ہے؛ اور اس ليے كہ يہ مسلمانوں پر رحمت اور نرمى ہے.

ديكھيں: فتاوى اسلاميہ (3 / 271 - 272).

ظاہر تو يہى ہوتا ہے كہ شرعى قاضى نے بھى اسى قول كو اختيار كيا ہے كہ تين طلاق سے ايك ہى طلاق واقع ہوتى ہے، اس ليے بيوى سے رجوع كرنے ميں كوئى حرج نہيں.

ليكن عدت ختم ہونے كے بعد رجوع نہيں ہو سكتا، بلكہ عقد جديد كيا جا سكتا ہے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" .... ليكن اگر عدت پورى ہو جانے كے بعد رجوع ہو - يعنى تين حيض آ جانے كے بعد - تو يہ رجوع صحيح نہيں؛ كيونكہ جب عورت كى عدت پورى ہو جائے تو وہ اپنے خاوند سے اجنبى بن جاتى ہے، اور اس كے ليے نئے عقد نكاح سے ہى حلال ہو جاتى ہے.

ديكھيں: فتاوى اسلامية (3 / 293).

واللہ اعلم .